

# سوڈانی جنگ میں پڑوسی ممالک کا کردار

تحریر: استاد ابراہیم مشرف

(ترجمہ)

سوڈان ایسے متعدد ممالک میں گھرا ہوا ہے جو سائیکس-پیکو (Sykes-Picot) معاہدے کی پیداوار ہیں: شمال میں مصر، شمال مغرب میں لیبیا، مغرب میں چاڈ، جنوب مغرب میں وسطی افریقی جمہوریہ، جنوب میں جنوبی سوڈان، جنوب مشرق میں ایتھوپیا، مشرق میں اریٹیریا، اور شمال مشرق میں بحیرہ احمر کے پار سعودی عرب واقع ہے۔ اس جغرافیائی صورتحال نے ان ممالک کو سوڈانی فوج اور ریپڈ سپورٹ فورسز (RSF) کی ملیشیا کے درمیان جاری جنگ پر اثر انداز ہونے کا موقع دیا ہے، خواہ وہ ان کی سرزمین پر پناہ گزینوں کی آمد کی صورت میں ہو یا سیاسی و فوجی ذرائع سے جنگ میں ان کی فعال شرکت کے ذریعے ہو۔

مئی 2023 میں سعودی کردار کا آغاز 'جدہ پلیٹ فارم' سے ہوا، جو سعودی عرب اور امریکہ کی مشترکہ سرپرستی میں مذاکرات کا ایک سلسلہ تھا۔ امریکہ نے اس جنگ میں امن کے عمل کی ذمہ داری سعودی عرب کو سونپی، اور یوں پیر 22 مئی 2023 کو 'جدہ پلیٹ فارم' کا قیام عمل میں آیا۔ اس کے بعد امریکہ کے ایماں پر جنگ بندی کے معاہدوں کی بھرمار ہو گئی۔

امریکہ ہی وہ قوت ہے جو سوڈان میں واقعات کا رخ متعین کر رہا ہے اور جدہ مذاکرات کو کنٹرول کر رہا ہے۔ جدہ میں دونوں فریقوں کے درمیان طے پانے والے معاہدے کی تصدیق افریقی امور کے لیے امریکی اسسٹنٹ سیکرٹری آف سٹیٹ مولی فی (Molly Phee) نے 14 سے 16 مئی 2023 تک ادیس ابابا میں ہونے والی ملاقاتوں کے دوران کی تھی۔ انہوں نے جدہ مذاکرات کے بارے میں معلومات فراہم کیں جن کا مقصد مختصر مدتی جنگ بندی کو یقینی بنانا تھا تاکہ انسانی ہمدردی کی بنیاد پر امداد کی فراہمی ممکن ہو سکے۔ اس کے بعد واشنگٹن میں امریکہ کی قیادت میں چار فریقی گروپ (Quartet) بشمول امریکہ، مصر، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کے اجلاس ہوئے، جنہیں برہان نے شروع میں مسترد کر دیا تھا۔ تاہم، بعد میں انہوں نے امریکی صدر ٹرمپ کے ساتھ کام کرنے پر آمادگی ظاہر کی، اور بن سلمان کی دعوت پر ریاض کے سرکاری دورے کے اختتام پر انہوں نے صدر ٹرمپ، امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو اور سوڈان کے لیے ٹرمپ کے خصوصی امن ایلچی مسعد بولس کے ساتھ امن کی کوششوں اور جنگ کے خاتمے کے لیے مل کر کام کرنے کے سوڈانی عزم کی توثیق کی۔

اس طرح سعودی عرب نے برہان کی حکومت کو مستحکم کرنے کے لیے سوڈانی جنگ میں اپنا کردار ادا کیا؛ یہ حقیقت اس وقت واضح ہوئی جب تنازع کے تین ماہ بعد جمعرات 13 جولائی 2023 کو قاہرہ میں سوڈان کے پڑوسی ممالک کا سربراہی اجلاس ختم ہوا۔ یہ سربراہی اجلاس یورپ کی حمایت یافتہ سوڈانی اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے امن عمل پر قبضہ کرنے کی کوششوں کو ناکام بنانے کے لیے بلایا گیا تھا۔ پڑوسی ممالک کی قاہرہ کانفرنس نے سوڈانی فوج اور ریپڈ سپورٹ فورسز سے جنگ ختم کرنے کی اپیل کی اور غیر ملکی مداخلت سے پاک ایک جامع مذاکرات کی دعوت دی۔

یہ کانفرنس اپریل 2023 کے وسط میں تنازع شروع ہونے کے دو ماہ بعد منعقد ہوئی تھی، جس کا مقصد انسانی صورتحال کی شدید ابتری کو روکنا اور لاکھوں لوگوں کو خوراک، پناہ گاہ، صحت کی دیکھ بھال اور تحفظ فراہم کرنا تھا۔ یہ بالکل وہی تھا جو اس جنگ کو بھڑکانے والے ملک امریکہ کا ارادہ تھا: یعنی ایک ایسا حل جو صرف جنگ بندی اور انسانی ہمدردی کی راہداریوں کو کھولنے تک محدود ہو، تاکہ سوڈان میں برطانوی اثر و رسوخ کو ختم یا کم کیا جاسکے اور اگر وہ چاہے تو دارفر کے علاقے کو الگ کر دے۔ اس نے ٹرمپ کے "پسندیدہ آمر" سیسی کو برہان کی حکومت کو مستحکم کرنے میں سیاسی کردار ادا کرنے کی ہدایت کی۔ مصر کے سیاسی کردار کو آسان بنانے کے لیے مصر، پال اور امریکی محکمہ خارجہ کے درمیان ملاقاتیں ہوئیں۔

جہاں تک لیبیا اور ریپڈ سپورٹ فورسز کے ساتھ اس کے تعلقات کا تعلق ہے، امریکہ میں قائم واچ ڈاگ تنظیم 'دی سینٹری' (The Sentry) کی نومبر 2025 کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ لیبیا کے کمانڈر خلیفہ حفتر کی وفادار فورسز متحدہ عرب امارات کی ایماں پر ریپڈ سپورٹ فورسز کو اسمگل شدہ ایندھن فراہم کر رہی تھیں۔ اس لایعنی جنگ میں چاڈ کی مداخلت ریپڈ سپورٹ فورسز (RSF) کو انسانی ہمدردی کی امداد کے لبادے میں 'ادرے' (Adré) سرحدی گزرگاہ کے ذریعے رسد اور گولہ بارود فراہم کرنا ہے۔ وسطی افریقی جمہوریہ (CAR) بھی سوڈانی تنازع سے محفوظ نہیں رہی، خاص طور پر ادرے گزرگاہ کی بندش کے بعد۔ جون 2023 کے وسط میں جنوبی دارفر ریاست کے سرحدی قصبے 'ام دقوق' پر ریپڈ سپورٹ فورسز کا قبضہ ایک اہم

پیش رفت ہے۔ یہ قصبہ سوڈان اور وسطی افریقی جمہوریہ کو ملانے والا واحد تجارتی راستہ ہے، اور ام دقو فوق گزرگاہ کو ریپڈ سپورٹ فورسز کے لیے ایک انتہائی تزویراتی علاقہ سمجھا جاتا ہے، جن کے اثر و رسوخ کے اہم علاقے مغربی سوڈان میں ہیں، خاص طور پر جب سے چاڈ نے سوڈان کے ساتھ اپنی سرحد بند کی ہے، جس سے دونوں ممالک کے درمیان سپلائی لائنیں اور جنگجوؤں کی نقل و حرکت منقطع ہو گئی ہے۔

جنوبی سوڈان کی نئی آزاد ریاست، جس کی شہ رگ شمالی سوڈان ہے، انسانی ہمدردی کی امداد کے بہانے ریپڈ سپورٹ فورسز کو ہتھیاروں کی ترسیل کے لیے ایک بڑے راستے کے طور پر کام کر رہی ہے، اور نیل ازرق (Blue Nile) اور کادوقلی سرحدوں پر نئے جنگی محاذ کھولنے کے لیے بھی استعمال ہو رہی ہے، جسے 'اطراف کو پھیلانے' (stretching the periphery) کی حکمت عملی کہا جاتا ہے۔ الجزیرہ نے 12 دسمبر 2025 کو رپورٹ کیا کہ جنوبی سوڈان کے آرمی چیف پال نانگ نے بیان دیا کہ ان کے ملک نے سرحد کے قریب تزویراتی اہمیت کے حامل ہیگلیگ (Heglig) ائل فیڈ کی حفاظت کے لیے سوڈان میں فوجیں تعینات کی ہیں، کردوفان میں جاری جھڑپوں کے درمیان ریپڈ سپورٹ فورسز (RSF) کے اس پر قبضے کے چند دن بعد یہ اقدام کیا گیا۔ جنرل نانگ نے تصدیق کی کہ اس تعیناتی کی منظوری جنوبی سوڈان کے صدر سلوا کیر، سوڈانی خودمختار کونسل کے چیئرمین عبدالفتاح البرہان اور ریپڈ سپورٹ فورسز کے کمانڈر محمد حمدان دقلو (حمیدتی) نے دی تھی۔ فوج کے سرکاری ترجمان بریگیڈیئر جنرل عاصم عوض عبد الوہاب نے بتایا کہ ایتھوپیا کے باہر دار ہوائی اڈے سے اڑنے والے ڈرونز نے سوڈانی فضائی حدود میں معاندانہ کارروائیاں کیں، جن میں خرطوم انٹرنیشنل ایئرپورٹ سمیت فوجی اور سویلین مقامات کو نشانہ بنایا گیا۔

مزید برآں، ایتھوپیا سوڈان میں اس تباہ کن جنگ میں اپنا حصہ ڈال رہا ہے۔ پچھلے سال کے آخر سے بین الاقوامی رپورٹوں نے ایتھوپیا کی سرزمین کے اندر ریپڈ سپورٹ فورسز کے لیے ایک بڑے تربیتی کیمپ کی موجودگی کا انکشاف کیا ہے، جو ہوائی پٹیوں اور ڈرون بینگریز سے لیس ہے۔ سیٹلائٹ امیجری سے تائید شدہ ان رپورٹس نے درجنوں ایسی پروازوں کی بھی نشاندہی کی ہے جو ریپڈ سپورٹ فورسز کو ہتھیاروں کی ترسیل کر رہی تھیں۔

سوڈانی جنگ میں اریٹیریا کی مداخلت کے حوالے سے، 4 مئی 2023 کو 'دی انڈیپنڈنٹ' (The Independent) نے رپورٹ کیا کہ اریٹیریا کے صدر نے اعتراف کیا کہ ان کی حکومت نے سابقہ حکومت کے خاتمے کے بعد سوڈانی فوج کے سربراہ برہان کی حمایت کی، "ذاتی وجوہات کی بنا پر نہیں، بلکہ اس لیے کہ وہ ملک کے بنیادی خودمختار ادارے، یعنی فوج کی نمائندگی کرتے ہیں۔" مزید یہ کہ، اریٹیریا برہان کے لیے سپلائی کا ایک نیا راستہ کھول رہا ہے۔ 'العرب' اخبار اور دیگر نے بدھ 18 جون 2025 کو رپورٹ کیا، "مستقل ایتھوپیا کی رپورٹوں نے انکشاف کیا ہے کہ سوڈانی فوج نے ہتھیاروں کی اہم ترسیل کو محفوظ بنانے کے لیے اریٹیریا کی سرزمین کا سہارا لیا، جس میں اینٹی ایئر کرافٹ سسٹم، ترکی اور ایرانی ڈرون، بیرل بم اور اسپینر پارٹس شامل ہیں، جو 2023 سے جاری اس وحشیانہ جنگ کو مزید ہوا دے رہے ہیں۔"

اسی طرح امریکہ سائیکس-پیکو (Sykes-Picot) کی بنائی ہوئی ریاستوں کے ذریعے سوڈانی جنگ کا انتظام چلا رہا ہے۔ مزید یہ کہ مسلمان حکمرانوں کا یہی حال ہے؛ انہیں عوام یا ان کی سلامتی کی کوئی پروا نہیں، انہیں صرف اقتدار، تخت و تاج اور اپنے آقاؤں سے چمٹے رہنے کی فکر ہے۔

یہ واقعی افسوسناک ہے کہ ہمارا ملک استعماری طاقتوں کی کشمکش کا اکھاڑا بن چکا ہے، حالانکہ ہمارے گرد و نواح کے ممالک مسلمان ہیں اور ان کی اکثریت آبادی بھی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ یہ اس غلامی کے طوق کا نتیجہ ہے جس میں مسلمان حکمران جکڑے ہوئے ہیں۔ یہ سرزمین اور اس کے رہنے والے استعمار کی زنجیروں سے تب ہی آزاد ہوں گے جب منہج نبوت پر خلافتِ راشدہ کے قیام کے ذریعے اسلامی طرز زندگی کا دوبارہ آغاز ہوگا۔ پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حکم سے انصاف قائم ہوگا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ﴾ "اور عنقریب وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا، جان لیں گے کہ وہ کس (برے) انجام کی طرف پلٹتے والے ہیں" (سورۃ الشعراء: 227)۔

ولایہ سوڈان میں حزب التحریر کے میڈیا آفس کے رکن